رمضان اور ہماری محبتیں

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی

سابقہ ممبر پارلیمنٹ و اسلامی نظریاتی کونسل — صدر انٹرنیشنل مسلم ویمن یونین

بسم الله الرحمن الرحيم

رمضان اور قرآن

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ

رمضان کے بارے میں حدیث

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ، فَقَالَ: "أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً، وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ، كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدَّى فِيهِ فَرِيضَةً، كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَشَهْرٌ يَزْدَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ، مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ، وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ". قَالُوا: لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا يُفَطِّرُ الصَّائِمَ. فَقَالَ: "يُعْطِي اللّٰهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى تَمْرَةٍ، أَوْ شَرْبَةِ مَاءٍ، أَوْ مَذْقَةِ لَبَنٍ، وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ، وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ، مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ، وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ، (بھیقی)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ کو خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تمہارے اوپر ایک بڑا ابزرگ مہینہ سایہ فگن ہوا ہے۔ یہ بڑی برکت والا مہینہ ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس کی ایک رات (ایسی ہے کہ) ہزار مہینوں سے زیادہ افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (اس کے) روزے فرض کیے ہیں اور اس کی راتوں کے قیام کو تطوع (یعنی نفل) قرار دیا ہے۔ جس شخص نے اس مہینے میں کوئی

نیکی کر کے اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی تو وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے دوسرے دنوں میں کوئی فرض ادا کیا (یعنی اسے ایسا اجر ملے گا جیسا کہ دوسرے دنوں میں فرض ادا کرنے پر ملتا ہے) اور جس نے اس مہینے میں ایک فرض ادا کیا تو وہ ایسا ہے جیسے دوسرے دنوں میں اس نے ستر فرض ادا کیے اور رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے، اور یہ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کرنے کا مہینہ ہے، اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے اگر کوئی شخص اس میں کسی روزہ دار کا روزہ کھلوائے تو وہ اس کے گناہوں کی مغفرت اور اس کی گردن کو دوزخ کی سزا سے بچانے کا ذریعہ ہے اور اس کے لیے اتنا ہی اجر ہے جتنا اس روزہ دار کے لیے روزہ رکھنے کا ہے، بغیر اس کے کہ اس روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی واقع ہو۔ حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ ہم نے (یعنی صحابہ کرامؓ نے) عرض کیا یا رسولؐ اللہ ہم میں سے ہر ایک کو یہ توفیق میسر نہیں ہے کہ کسی روزہ دار کا روزہ کھلوائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ اجر اس شخص کو (بھی) دے گا جو کسی روزہ دار کو دودھ کی لسی سے روزہ کھلوا دے یا ایک کھجور کھلا دے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے اور جو شخص کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے تو اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے پانی پلائے گا۔ (اس حوض سے پانی پی کر) پھر اسے پیاس محسوس نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور یہ وہ مہینہ ہے کہ جس کے آغاز میں رحمت ہے، وسط میں مغفرت ہے اور آخر میں دوزخ سے رہائی ہے اور جس نے رمضان کے زمانے میں اپنے غلام سے ہلکی خدمت لی اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور اس کو دوزخ سے آزاد کر دے گا۔ (بیہقی)

فضائل قرآن

- الٓمّٓ ۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۔ (البقرۃ: ۲)
- اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر: ۹)
- اَلرَّحْمٰنُ ۔ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۔ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۔ (الرحمن: ۱ تا ۴)
- إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ (بنی اسرائیل: ۹)

  هُدًى لِّلنَّاسِ (البقرۃ)
- يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (یونس: ۵۷)
- قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۔ (یونس: ۵۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
قرآن کے بارے میں ایک جامع خطبہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	خبردار عنقریب ایک بڑا فتنہ سر اٹھائے گا۔
حضرت علیؓ	اس سے نجات کیا چیز دلائے گی، یا رسول اللہؐ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اللہ کی کتاب

- اس میں تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کے حالات ہیں
- تم سے بعد ہونے والی باتوں کی خبر
- اور تمہارے آپس میں معاملات کا فیصلہ ہے
- یہ ایک دوٹوک بات ہے، کوئی ہنسی دل لگی کی بات نہیں
- جو سرکش اسے چھوڑ دے گا، اللہ اس کی کمر کی ہڈی توڑ ڈالے گا

- اور جو کوئی اسے چھوڑ کر کسی اور بات کو اپنی ہدایت کا ذریعہ بنائے گا اللہ اسے گمراہ کر دے گا
- خدا کی مضبوط رسی یہی ہے
- یہی حکمتوں سے بھری یاددہانی ہے
- یہی بالکل سیدھی راہ ہے
- اس کے ہوتے ہوئے خواہشیں گمراہ نہیں کرتیں
- اور نہ زبانیں لڑکھڑاتی ہیں

اہل علم کا دل اس سے کبھی نہیں بھرتا۔ اسے کتنا ہی پڑھو طبعیت سیر نہیں ہوتی۔ اس کی باتیں کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ جس نے اس سند پر کہا سچ ہے، جس نے ان پر عمل کیا وہ اجر پائے گا۔ جس نے اس کی بنیاد پر فیصلہ کیا، اس نے انصاف کیا۔ جس نے اس کی طرف بلایا۔ اس نے سیدھی راہ کی طرف بلایا۔ یہی وہ سیدھی راہ ہے جس کی طرف ہم سب کو لا رہا ہے۔

قرآن عظیم الشان کے پانچ حقوق

حضورؐ کی ایک حدیث کے مطابق ہر مسلمان پر قرآن کے پانچ حقوق ہیں:

۱۔قرآن پر ایمان لائیں

ایمان کا مطلب ہے جاننا، ماننا اور اقرار کرنا۔

ایمان تبھی مکمل ہوتا ہے جب زبانی اقرار کے ساتھ ساتھ دل کا یقین بھی انسان کو حاصل ہو جائے۔

جب ہمیں یقین ہو جائے گا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور ہماری ہدایت کے لیے نازل ہوا ہے تو پھر اس کے ساتھ ہمارے تعلق میں انقلاب آ جائے گا اور اس سے بڑھ کر کوئی دولت اور نعمت نہیں معلوم ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اَلرَّحۡمٰنُ ۔ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ۔(الرحمن ۵۵: ۱۔۲)

یعنی رحمٰن کی سب سے بڑی رحمت ہی یہی ہے کہ اس نے قرآن کا علم سکھایا۔

۲۔اس کی تلاوت کریں:

تلاوت ت۔ل۔و سے بنا ہے جس کا مطلب ہے پیچھے پیچھے چلنا۔یعنی زبان جن

الفاظ کے پیچھے پیچھے چل رہی ہے، دل اور دماغ بھی اس کے پیچھے پیچھے چلیں۔

قرآن کریم دراصل ہماری روح کے لیے غذا کا کام دیتا ہے۔ روح کو تروتازہ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم بار بار قرآن کریم کی تلاوت کیا کریں اور اسے اچھے سے اچھے انداز میں پڑھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس کی یوں تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔'' چنانچہ اس کی تلاوت کو باقاعدہ اپنے روزانہ کے معمولات میں شامل کیا جائے اور اس کو صحیح مخارج کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام کریں۔ قرآن آج بھی دلوں کے تاروں کو جھنجھوڑتا ہے۔

۳۔ اس پر غور و فکر اور تدبر کریں:

قرآن مجید دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ لیکن یہی وہ سب سے زیادہ مظلوم کتاب بھی ہے جو سب سے زیادہ بغیر سمجھے پڑھی جاتی۔ اگرچہ بغیر سمجھے تلاوت کرنا بھی ثواب سے خالی نہیں، لیکن کتاب غور و فکر کے لیے نازل کی گئی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور بندگی کے عہد کی یاددہانی ہوتی رہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا (سورۃ محمد ۲۴)

''کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے؟ کیا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں؟''

چنانچہ اس کتاب کا حق ہے کہ اسے سمجھ کر پڑھا جائے اور اس پر تدبر کیا جائے۔

۴۔قرآن پرعمل:

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کو پڑھنا اور سمجھنا اس وقت ہی زیادہ مفید ہوگا جب اس پرعمل کیا جائے۔اللہ تعالیٰ نے یہ تفصیلی ہدایات اسی لے عطا کی ہیں کہ ہم ان کے مطابق زندگی گزاریں۔قرآن کے بعض احکام پرعمل کرنا اور بعض کی خلاف ورزی کرنا اللہ کی نگاہ میں بہت بڑا جرم ہے۔

نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنا، قرآن پرعمل کرنے کا ذریعہ ہے۔حضرت عائشہؓ سے ایک ایک صحابیؓ نے یہ سوال کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کیسی تھی؟ انہوں نے جواب دیا (کان خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم القرآن)(سنن نسائی)''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت قرآن ہی تو تھی۔'' گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چلتا پھرتا قرآن تھے۔

۵۔قرآن کو دوسروں تک پہنچائیں، اس کا ابلاغ کریں اور اس کے نظام کو نافذ کریں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دعوت وتبلیغ کا مشن پورا فرمانے کے بعد اب قیامت تک آنے والی پوری نوعِ انسانی تک اللہ کے کلام کو پہنچانے کی ذمہ داری امت کے کاندھوں پر ڈال دی۔چنانچہ اب قرآن کریم کی تبلیغ کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (بلغوا عنی ولو اٰیۃ)(صحیح بخاری)

''پہنچاؤ میری طرف سے خواہ ایک آیت ہی ہو۔'' چنانچہ حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص نے بھی ایک آیت سیکھی تو اسے چاہیے کہ اسی آیت کو دوسروں تک پہنچائے اور اس طرح تبلیغ قرآن کے نبوی مشن میں اپنا حصہ ادا کرے اور اس کے نظام کو نافذ کرنے کی جدوجہد میں شریک ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید کے حقوق کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

نئی دنیا آپ کی منتظر ہے

اس کی آیات میں سیکڑوں نئی دنیائیں آباد ہیں
اس کے لمحات میں کئی کئی صدیاں پنہاں ہیں

(اقبال: جاوید نامہ)

جان لیجئے کہ یہ قرآن اور صرف قرآن ہی ہے جو آپ کو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیابی کی منزلوں کی طرف، آگے ہی آگے لے جاتا ہے۔

زندگی کا سفر

ازلی و ابدی زندہ حقیقت

قرآن خدائے حیی و قیوم کا کلام ہے۔ یہ تمام آنے والے وقتوں میں انسان کی رہنمائی کے لیے نازل کیا گیا ہے۔ کوئی کتاب اس کی مثل نہیں ہوسکتی۔ جیسے جیسے آپ قرآن کی طرف قدم بڑھاتے ہیں، آپ اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ قرآن پڑھنا، اللہ تعالیٰ کو سننا، اس سے باتیں کرنا اور اس کے راستے پر چلنا ہے۔ یہ زندگی دینے والے کے سامنے زندگی کو پیش کرنا ہے۔ ''اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، وہ زندہ و جاوید ہستی ہے، جو نظام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ اس نے تم پر یہ کتاب نازل کی ہے جو حق لے کر آئی ہے انسانوں کی ہدایت کے لیے'' (آل عمران: ۳، ۲۔۳)

قرآن زندہ وجود

جن لوگوں نے اسے سب سے پہلے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، ان کے لیے قرآن ایک چلتی پھرتی حقیقت تھی۔ انہیں اس بارے میں ذرہ برابر شبہہ نہ تھا کہ رسولؐ کے ذریعے، خود اللہ تعالیٰ ان سے ہم کلام ہو رہا ہے۔ اس لیے وہ جب اسے سنتے تھے تو یہ ان کے دل اور دماغ پر چھا جاتا تھا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے تھے، ان کے جسم کانپنے لگتے تھے۔ وہ اس کے ہر لفظ کو زندگی کے معاملات اور تجربات سے بالکل متعلق پاتے تھے، اور اسے مکمل طور پر اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیتے تھے۔ اس قرآن نے ان کو فرد اور معاشرے کی دونوں حیثیتوں سے، ایک بالکل نئے، زندہ اور حیات آفریں وجود میں مکمل طور پر تبدیل کر دیا تھا۔ جو بھیڑ بکریاں چراتے تھے، اونٹوں کی گلہ بانی کرتے تھے، معمولی کاروبار کرتے تھے، انسانیت کے رہنما بن گئے۔

قرآن آج بھی وہی قرآن ہے

آج ہمارے پاس وہی قرآن ہے۔ اس کے لاکھوں کروڑوں نسخے گردش میں ہیں۔ گھروں میں، مسجدوں میں، منبروں سے دن اور رات مسلسل اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔ اس کے معنی و مطالب کے جاننے کے لیے تفاسیر ذخیرے موجود ہیں، اس کی تعلیمات کو بیان کرنے کے لیے، اور ہمیں اس کے مطابق زندگی گزارنے پر آمادہ کرنے کے لیے، تقاریر کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری ہے۔ لیکن آنکھیں خشک رہتی ہیں، دلوں پر اثر نہیں ہوتا، دماغوں تک بات نہیں پہنچتی، زندگیوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ ایسا لگتا ہے کہ ذلت و پستی قرآن کو ماننے والوں کے لیے لکھ دی گئی ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ اس لیے کہ اب ہم قرآن کو زندہ حقیقت کے طور پر نہیں پڑھتے۔ یہ ایک مقدس کتاب ضرور ہے مگر ہمارا خیال ہے کہ یہ ہمیں صرف ماضی کی باتیں بتاتی ہے کافروں کے بارے میں، مسلمانوں کے بارے میں، عیسائیوں اور یہودیوں کے بارے میں، مومنین اور منافقین کے بارے میں وہ جو کسی زمانے میں ہوتے تھے!

آج کا راہنما

کیا آج، صدیاں گزرنے کے بعد بھی، قرآن ہمارے لیے اسی طرح طاقت بخش ہوسکتا ہے جیسا وہ اس وقت تھا؟ یہ اہم ترین سوال ہے جس کا ہمیں جواب دینا ہے اگر ہم قرآن کی رہنمائی میں اپنی تقدیر کی ازسرنوتعمیر کرنا چاہتے ہیں تو!

اس میں کچھ مشکلات نظر آتی ہیں، جن میں ایک یہ احساس بھی ہے کہ قرآن جس خاص زمانے میں نازل کیا گیا تھا، ہم اس سے بہت آگے نکل چکے ہیں۔ ٹیکنالوجی کے میدان میں بڑی بڑی چھلانگیں لگائی ہیں، اور انسانی معاشرے میں بڑی بڑی تبدیلیاں رونما ہوچکی ہیں۔ علاوہ ازیں، آج قرآن کے پیروکاروں میں سے بیشتر عربی نہیں جانتے، اور جو جانتے ہیں وہ قرآن کی 'زندہ' زبان کو ہی سمجھتے ہیں۔ ان سے توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ قرآنی محاوروں اور استعاروں کو سمجھیں گے جو قرآن کے مطالب کی گہرائیوں کو تلاش کرنے اور جذب کرنے کے لیے بے حد ضروری ہے۔

لیکن اس کے اپنے دعوے کے مطابق، اس کی ہدایت تمام انسانوں اور تمام زمانوں کے لیے ہمیشہ کے لیے ہے اس لیے کہ یہ ہمیشہ رہنے والے خدا کی طرف سے ہے۔

اگر یہ دعویٰ سچا ہے، اور لاریب سچا ہے تو میرے خیال میں، ہمارے لیے یہ ممکن ہونا چاہیے کہ کسی نہ کسی درجے میں، کسی نہ کسی حد تک ہم قرآن کو اسی طرح جانیں، سمجھیں اور تجربہ کریں، جیسا کہ اس کے اولین مخاطبین نے کیا تھا۔ یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہمیں اپنی مکمل شان، کمالات اور انعامات کے ساتھ ملے، ہمارا حق ہے۔ دوسرے الفاظ میں قرآن کے زمان و مکان کے ایک خاص لمحے میں ایک خاص زبان میں نزول کے تاریخی واقعے کے باوجود، ہمیں قرآن کو اب اسی وقت نازل ہوتا ہوا محسوس کرنا چاہیے (کیونکہ اس کا پیغام دائمی ہے) اور ہمارے لیے یہ ممکن ہونا چاہیے کہ اس کے پیغام کو اپنی زندگیوں کا اسی طرح حقیقی حصہ بنالیں جس طرح کہ اس پر ایمان لانے والے اولین لوگوں نے بنایا تھا اور اپنے تمام موجودہ حالات اور پریشانیوں میں فوری اور مکمل راہنمائی اسی طرح اس سے پائیں۔

قرآن کی طرف آئیں

ایک دفعہ قرآن کی طرف اس طرح آئیں جس طرح اولین مسلمان آئے تھے۔ تب یہ آپ کے لیے بھی اسی طرح نازل ہوگا جس طرح ان پر ہوا تھا، آپ کو اسی طرح اپنا شریک کار بنائے گا جس طرح انہیں بنایا تھا۔ پھر محض ایک قابل احترام کتاب، ایک مقدس دستاویز اور سحر انگیز سرچشمہ برکت کے بجائے ایک ایسی عظیم طاقت میں تبدیل ہو جائے گا جو ہمیں اپنی گرفت میں لے کر ہلائے اور حرکت دے کر اعلیٰ کارناموں کے حصول کی طرف راہنمائی کرے، جیسا اس نے پہلے کیا۔

نئ دنیا آپ کی منتظر ہے

آپ قرآن کی طرف آتے ہیں تو ایک نئ دنیا کی طرف آتے ہیں۔آپ کی زندگی کا کوئی بھی اقدام قرآن کی طرف اورقرآن کے اندرسفر سے زیادہ عظیم،اہم،نازک،بابرکت اورنفع بخش نہیں ہوسکتا۔

یہ سفرآپ کو نہ ختم ہونے والی مسرتوں اوران بے پایاں خزانوں کے اندر لے جائے گا جو آپ کے خالق و مالک نے آپ کے لیے،اورساری انسانیت کے لیے بھیجے ہیں۔ یہاں آپ کوعلم و دانش کے نا قابل بیان خزانوں کاایک جہاں ملے گا،جوزندگی کی شاہراہوں پرآپ کی راہنمائی کرے گااورآپ کے فکرو عمل کی صحیح صورت گری کرے گا۔ یہاں وہ گہری بصیرت ملے جوآپ کو مالامال کردے گی اور صحیح راستے پر چلائے گی۔آپ کواس سے ایسی روشنی ملے گی جوآپ کی روح کی گہرائیوں کومنور کردے گی۔ یہاں آپ کوجذبات کی ایسی حرارت ملے گی جوآپ کے دل کو پگھلادے گی اورآپ کے رخساروں پر آنسو بہنے لگیں گے۔

(اس کتابچے کی تیاری میں ''قرآن کا راستہ'' ازخرم جاہ مراد سے مدد لی گئی ہے)

- رمضان محبت کا مہینہ ہے
- ہمدردی کے احساسات اور جذبات کا مہینہ ہے
- رمضان قرآن کا مہینہ ہے
- اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا مہینہ ہے

قلب کیا ہے؟

آپ کی شخصیت کا اہم تر حصہ آپ کا نفس ہے۔قرآن اس کو قلب کہتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک وحی کا پہلا مسکن تھا۔

یہ رب العالمین کی نازل کردہ چیز ہے۔ اسے لے کر تمہارے دل پر امانت دار روح اتری ہے تاکہ تم ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ جو خدا کی طرف سے خلق کو متنبہ کرنے والے ہیں (الشعراء:۲۶، ۱۹۲۔ ۱۹۴)

آپ کو تلاوت قرآن کی برکتیں اور مسرتیں مکمل طور پر اس وقت حاصل ہوں گی جب آپ اس کام میں اپنے قلب کو مکمل طور پر شامل کریں گے۔

قرآنی لغت میں قلب، آپ کے جسم کا لوتھڑا نہیں، بلکہ آپ کے احساسات، جذبات، محرکات، تمناؤں، آرزوؤں، یادوں اور توجہات کا مرکز ہے: یہ قلوب ہیں جو نرم پڑ جاتے ہیں (الزمر ۳۹: ۲۳) سخت ہو کر پتھر جیسے ہو جاتے ہیں (البقرۃ ۲: ۷۴)

★ من القلب الی القلب

★ Heart to Heart

★ از دل خیزد بہ دل برزد

★ دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

قلب انقلاب کا سرچشمہ

- دل کی کیفیات کو ٹٹولیں
- قرآن انسان کے دماغ کو نہیں دل کو مخاطب کرتا ہے
- اپنے دل جو کہ اس تبدیلی کا سرچشمہ ہے، اس کی کیا تیاری ہے؟
- اللہ سے ایک دل مانگتے ہیں

رمضان کریم کی دعائیں

روزہ رکھنے کی نیت: وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

”میں نے کل کے ماہِ رمضان کے روزے کی نیت کی۔“

روزہ کھولنے کی نیت: اَللّٰهُمَّ اِنِّي لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

”اے اللہ! بے شک میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر ہی بھروسہ کیا اور تیرے ہی عطا کیے ہوئے رزق سے میں نے افطار کی۔“

دعا۔ لیلۃ القدر: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عُفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا

”اے اللہ! تو عفو و درگزر کرنے والا مہربان ہے، اور عفو و درگزر کرنے کو تو پسند کرتا ہے، اس لیے تو ہمیں معاف و درگزر کردے، اے۔“

تراویح کی دعا: سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ۔
اللّٰهُمَّ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ يَا مُجِيرُ يَا مُجِيرُ

”پاک ہے ملک وملکوت والا، پاک ہے عزت و بزرگی اور جلال وقدرت اور بڑائی اور جبروت والا، پاک ہے بادشاہ جو زندہ ہے، جو نہ سوتا ہے، نہ مرتا ہے پاک مقدس ہے ہمارا ربّ اور ربّ فرشتوں اور روح کا، اے اللہ! ہمیں (جہنم کی) آگ سے نجات عطا فرما، اے نجات دینے والے! اے نجات دینے والے! اے نجات دینے والے!“

رمضان کریم کی دعائیں

پہلا عشرہ: رحمت

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ

اے زندہ اور ہمیشہ رہنے والے۔! تیری رحمت کے وسیلے سے تیری مدد چاہتا ہوں۔

دوسرا عشرہ: مغفرت

رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ

اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اے میرے رب! مغفرت فرما اور رحم فرما اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے اچھا ہے۔

میں اللہ سے اپنے تمام گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں جو میرا رب ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

تیسرا عشرہ: جہنم سے نجات

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ

''اے اللہ! ہمیں (جہنم کی) آگ سے نجات عطا فرما''

رنج وغم اور ہر قسم کی پریشانی دور کرنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجِلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ،

''اے اللہ! بے شک میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے کا بیٹا اور تیری باندی کا بیٹا، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میری ذات پر تیرا ہی حکم چلتا ہے، میری ذات کے متعلق تیرا فیصلہ عدل وانصاف والا ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، جس کو تو نے اپنے لیے خود تجویز کیا، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو وہ نام سکھایا، یا اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا، یا اپنے پاس علم غیب میں ہی اسے محفوظ رکھا کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میرے غم میں روشنی اور میری پریشانی کی دوری کا ذریعہ بنا دے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کو جب کبھی کوئی غم اور دکھ لاحق ہو اور وہ یہ (کلمات) کہہ لے تو اللہ تعالی اس کا غم اور دکھ دور کر دیں گے اور اس کی جگہ کشادگی پیدا کر دیں گے۔ کسی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس دعا کو سیکھ نہ لیں، فرمایا کیوں نہیں، جو بھی اس دعا کو سنے اس کے لئے مناسب ہے کہ اسے سیکھ لے۔ (السلسلۃ الصحیحۃ 199)

زشام ما برون آور سحررا
زقرآن باز خوان اهل نظررا
نمے دانی کہ سوز قرأت تو
دگرگوں کرد تقدیر عمرؓ را

میری امت کی اس تاریک رات سے سپیدہ سحر کی خوشخبری سنا دیں
پھر سے اہل بصیرت کو قرآن کی دعوت سے آشنا کرا دیں
کیا تجھے نہیں معلوم کہ یہ تیری قرأت کا سوز ہی تو تھا جس نے حضرت عمرؓ کی تقدیر بدل دی

جزاکم اللہ خیراً

PUBLICATIONS:

9-A Mansoorah Multan Road Lahore.
+92 304 4477656
http://drsamiaraheelqazi.com/